عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت

تحریر: فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن جبرین حفظہ اللہ

اللہ رب العالمین کا فضل و کرم ہے کہ اس نے اپنے نیک بندوں کیلئے کئی ایک مواسم اور مواقع مقرر کئے ہیں، تاکہ ان میں وہ کثرت سے اعمال صالحہ انجام دے سکیں، انہیں مواقع میں سے ایک ذی الحجہ کا عشرہ بھی ہے، جس کی فضیلت میں قرآن و حدیث میں متعدد دلائل وارد ہوئے ہیں۔ جن میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی۔'' [الفجر: ۱،۲] ❶ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں ان دس راتوں سے مراد عشرہ ذوالحجہ ہے۔ جیسا کہ ابن عباسؓ سے منقول ہے۔ ❷ ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ان دس دنوں کے مقابلے میں کوئی دوسرے ایام ایسے نہیں جس میں نیک عمل اللہ کو ان دنوں سے زیادہ محبوب ہو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ آپؐ نے فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنا بھی نہیں، سوائے اُس شخص کے جو اپنی جان اور مال لے کر (جہاد کیلئے) نکلا اور پھر کسی چیز کے ساتھ واپس نہیں آیا۔'' [صحیح بخاری] ❸ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں'' اور ان مقررہ دنوں میں اللہ کا نام یاد کریں۔'' ابن عباسؓ فرماتے ہیں'' کہ اس سے مراد عشرہ ذی الحجہ ہے۔'' ❹ ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا'' کوئی ایام ایسے نہیں جن میں نیک عمل اللہ تعالیٰ کو ان (ذوالحجہ کے) دس دنوں سے بڑھ کر عظیم اور محبوب ہو، چنانچہ تم کثرت کے ساتھ ان میں (لا الہ الا اللہ) تہلیلات (اللہ اکبر) تکبیرات (یعنی الحمد للہ) تحمیدات بیان کیا کرو۔'' ❺ سعید بن جبیرؒ جو ابن عباسؓ سے گزشتہ حدیث کے راوی ہیں۔ اس عشرہ میں اتنی عبادت کرتے تھے کہ اس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا (یعنی طاقت سے زائد) ❻ عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت کے بارے میں فتح الباری میں ابن حجرؒ رقمطراز ہیں۔ اس عشرہ کو بلند پایہ مقام اور نمایاں رتبہ حاصل ہونے میں جو واضح اور ظاہری سبب معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اس میں تمام تر بڑی عبادات مثلاً: نماز، روزہ، صدقہ اور حج مجتمع ہیں جو کسی دوسری چیز میں موجود نہیں۔

ان دنوں کے مستحب کام

1 **نماز:** فرائض کی ادائیگی میں جلدی کرنا اور کثرت سے نوافل ادا کرنا مستحب ہے، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے بہترین چیزیں ہیں، ثوبانؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے یہ کہتے سنا: تم

زیادہ کثرت سے سجدہ (نماز) کرو، اس لئے کہ تم اللہ کے واسطے جو سجدہ بھی کرو گے اللہ تعالیٰ اس کے سبب تیرا ایک درجہ بلند کردے گا اور ایک گناہ مٹا دے گا اور یہ چیز سال کے تمام اوقات کیلئے عام ہے۔

۲ **روزہ:** نیک کاموں میں سے ایک کام روزہ بھی ہے: ہنیدہ بن خالدؓ اپنی بیوی سے اور وہ بعض امہات المومنینؓ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ 9 ذی الحجہ، دس محرم اور ہر مہینے میں تین ایام کا روزہ رکھتے تھے۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں ''ان دس دنوں میں روزہ رکھنا بہت ہی زیادہ مستحب ہے۔''

۳ **تکبیر، تہلیل اور تحمید بیان کرنا:** جیسا کہ ابن عمرؓ کی سابق الذکر حدیث میں اس کا ذکر گزر چکا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں ''کہ تم ان دنوں میں کثرت سے تہلیل، تکبیر اور تحمید بیان کیا کرو۔'' امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''ابن عمرؓ اور ابو ہریرہؓ ان دس دنوں میں بازار کی طرف نکل جاتے اور تکبیریں کہتے اور دوسرے لوگ بھی ان کے ساتھ تکبیریں کہتے۔'' اور مزید کہتے ہیں کہ سیدنا عمرؓ ان ایام میں منیٰ میں اپنے قبہ کے اندر (بلند آواز سے) تکبیریں کہتے تھے، چنانچہ مسجد اور بازار والے بھی ان کی تکبیریں سن کر تکبیریں کہتے یہاں تک کہ پورا منیٰ تکبیروں سے گونج اُٹھتا تھا اور ابن عمرؓ ان دنوں میں منیٰ کے اندر نمازوں کے بعد، اور اپنی آرام گاہ، خیمہ اور مجلس میں اور چلتے پھرتے تمام اوقات میں تکبیریں کہتے تھے، یاد رہے کہ تکبیریں بلند آواز سے پکارنا مستحب ہے جیسا کہ عمرؓ، ابن عمرؓ اور ابو ہریرہؓ وغیرہ کے فعل سے ثابت ہے۔ ہم مسلمانوں کیلئے زیادہ موزوں اور مناسب ہے کہ اس سنت کو جو اس وقت مٹ چکی ہے، زندہ کریں اور رواج دیں، کس قدر افسوس کی بات ہے کہ اہل خیر وصلاح لوگ بھی اسے بھلا چکے ہیں، اور سلف صالحین کی روش اور طریقہ کو فراموش کر چکے ہیں۔

تکبیر کے الفاظ: صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ سے اس کے متعلق مختلف الفاظ ثابت ہیں۔ جن میں سے بعض یہ ہیں۔

(۱) اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر کبیرا (۲) اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر، اللہ اکبر و للہ الحمد (۳) اللہ اکبر، اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر و للہ الحمد.

۴ **یوم عرفہ (9 ذی الحجہ) کا روزہ:** عرفہ کے دن روزہ کی بڑی تاکید آئی ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عرفہ کے دن کا روزہ گزشتہ اور آئندہ دونوں سالوں (کے گناہوں) کیلئے کفارہ ہے۔ البتہ عرفات میں موجود حاجی کیلئے یہ روزہ مستحب نہیں ہے، کیونکہ نبی ﷺ نے وقوف عرفہ افطار کی حالت میں کیا تھا۔

۵ یوم النحر (10 ذوالحجہ) کی فضیلت: اکثر و بیشتر مسلمان اور اہل ایمان اس دن کی عظمت وفضیلت سے بے خبر ہیں، جبکہ بعض علماء کا خیال ہے کہ یہ دس دن بشمول یوم عرفہ مطلقاً سال کے تمام ایام سے افضل ہیں۔

ابن قیمؒ فرماتے ہیں ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہترین دن قربانی کا ہے اور یہی دس ذوالحجہ کا دن ہی حج اکبر کا دن ہے۔'' جیسا کہ سنن میں ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل اور بہتر دن قربانی کا پھر اس کے بعد (11 ذی الحجہ) کا دن ہے۔'' اور یہ بات بھی کہی گئی ہے کہ عرفہ کا دن اس سے افضل اور بہتر ہے، کیونکہ اس دن کا روزہ دو سال کے (صغیرہ) گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور اسی دن ہی اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ بندوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے، نیز اس لئے بھی کہ اللہ تعالیٰ اس دن اپنے بندوں سے قریب ہوتا ہے، اور فرشتوں کے سامنے اہل عرفات پر فخر بھی کرتا ہے۔ تاہم پہلا قول ہی درست و صحیح ہے، کیونکہ اس پر دلالت کرنے والی حدیث کی معارضت ومخالفت میں کوئی چیز وارد نہیں۔ یاد رہے کہ افضل جو بھی ہو ۹ ذوالحجہ کا دن یا دس کا، ایک مسلمان خواہ وہ حاجی ہو یا مقیم کو چاہیے کہ وہ موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے اس کی فیوض وبرکات حاصل کرے۔

آپ کیلئے اس عشرہ کا استقبال کیسے ممکن ہوسکتا ہے؟

(۱) ہر مسلمان کو چاہیے کہ سچی توبہ اور ترک معاصی کے ساتھ ایسے خیر و بھلائی والے موسم کا استقبال کرے، کیونکہ گناہ ایسی چیز ہے جو انسان کو اللہ رب العالمین کے فضل وکرم سے محروم کر دیتی ہے اور اس کے دل کو اس کی اطاعت سے روک دیتی ہے۔

(۲) اسی طرح عام خیر و برکت کے اس موسم کا استقبال سچے اور پختہ عزم وارادہ سے کیا جائے اور ان ایام کو غنیمت جانتے ہوئے رضائے الٰہی کے حصول کیلئے سعی کی جائے جو (سچے دل سے) اللہ تعالیٰ کی تصدیق کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اسے سچ کر دکھاتا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ''اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں، ہم انہیں اپنی راہیں ضرور دکھا دیں گے۔'' [العنکبوت:۶۹]

پیارے بھائیو! اس برکت والے موقع کو قبل اس کے کہ وہ تمہارے ہاتھوں سے نکل جائے غنیمت جانیں، کیونکہ گزرا ہوا وقت پھر ہاتھ نہیں آتا، جس کے بعد پچھتاوے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوتا، جو کام نہیں آتا، اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اس خیر و برکت والے موسم سے فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے اور اپنی اچھی عبادت اور اطاعت گزاری میں مدد فرمائے۔ آمین۔